R.N.I.No.APURD/2013/54302

حیدرآباد

ہفتہ روزہ

فلکنما نیوز

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad.

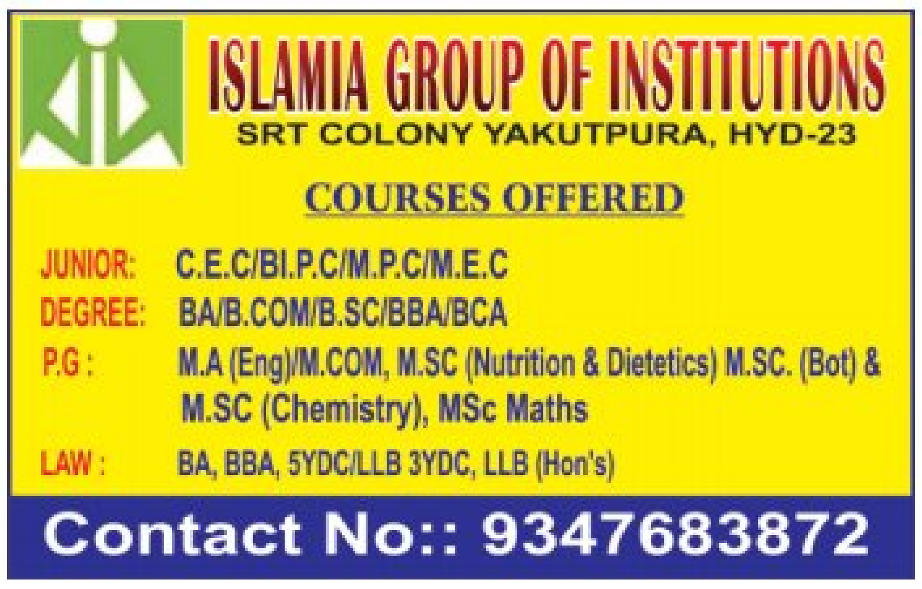

۲۸/ مئی ۲۰۲۵ء DATE:28-05-2025 جلد(13) شمارہ(20) قیمت ایک روپیہ صفحات(4)

وزیر خارجہ کے بیان کو غلط طریقے سے پیش کیا گیا، پاکستان کو کوئی پیشگی وارننگ نہیں دی گئی'

نئی دہلی ۔ وزارت خارجہ نے ہفتہ کو ایک بیان جاری کیا، جس میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے بیان سے متعلق لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی کے دعووں کی تردید کی گئی۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ نے دعویٰ کیا تھا کہ وزیر خارجہ نے اعتراف کیا ہے کہ ہندوستان نے پاکستان کو آپریشن سندور کی پیشگی اطلاع دی تھی۔ وزارت نے ایسے دعوؤں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ایکسٹرنل پبلسٹی ڈویژن نے کہا کہ ایس جے شنکر نے کہا تھا کہ ہم نے پاکستان کو ابتدا میں ہی خبردار کیا تھا، جو ظاہر ہے کہ آپریشن سندور کے آغاز کے بعد ابتدائی مراحل میں تھا۔ وزارت نے کہا، "یہ غلط بیانی کی جا رہی ہے کہ یہ آپریشن شروع ہونے سے پہلے تھا۔" حقائق کی یہ مکمل غلط بیانی قابل مذمت ہے۔ راہول گاندھی نے مودی حکومت پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ حکومت نے آپریشن سندور کے تحت دہشت گردوں کے بنیادی ڈھانچے پر حملے کے بارے میں پاکستان کو آگاہ کیا تھا۔ سینئر کانگریس لیڈر نے اس ایکٹ کو سنگین خلاف ورزی قرار دیا اور اس بات کی وضاحت طلب کی کہ اس اقدام کو کس نے منظور کیا۔ اپنے ایکس ہینڈل پر انہوں نے لکھا، ہمارے حملے کے آغاز میں پاکستان کو اطلاع دینا جرم تھا۔ وزیر خارجہ نے کھلے عام اعتراف کیا ہے کہ ہندوستانی حکومت نے یہ کیا۔ 1. کس نے اسے اختیار کیا؟ 2. اس کے نتیجے میں ہماری فضائیہ کے کتنے طیارے ضائع ہوئے؟ ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے وزارت خارجہ نے راہول گاندھی کے دعووں کو مسترد کر دیا اور اصرار کیا کہ وزیر خارجہ کے ریمارکس کو غلط سمجھا گیا۔ وزارت نے زور دے کر کہا کہ بھارت نے پاکستان کو آپریشن سندور کے ابتدائی مرحلے کے دوران وارننگ جاری کی تھی نہ کہ اس سے پہلے۔ وزارت خارجہ کے خارجی پبلسٹی ڈویژن نے اس کا اعادہ کیا اور واضح کیا کہ جے شنکر نے کہا تھا: ہم نے پاکستان کو ابتدا میں ہی خبردار کیا تھا، جو ظاہر ہے کہ آپریشن سندور شروع ہونے کے بعد ابتدائی مراحل میں ہے۔ وزارت نے اس بیان کو پیشگی معلومات کے ثبوت کے طور پر غلط طریقے سے پیش کرنے کی کوششوں کی مذمت کی۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے وزیر خارجہ جے شنکر کے بیان پر سخت تنقید کی اور پاکستان کو دی گئی مبینہ وارننگ کو سنگین غلطی قرار دیا۔ انہوں نے اس طرح کی کارروائی کے پیچھے اتھارٹی پر سوال اٹھائے اور اس کے نتیجے میں ہندوستانی فضائیہ کو پہنچنے والے کسی بھی ممکنہ نقصان کے لئے جوابدہی کا مطالبہ کیا۔ تنازعہ میں اضافہ کرتے ہوئے، کانگریس پارٹی کی کیرالہ یونٹ نے بھی ایس جے شنکر کے بیان کی ویڈیو نشر کرنے کی حمایت کی اور مرکزی حکومت سے جواب طلب کیا۔ تاہم، پریس انفارمیشن بیورو کے حقائق کی جانچ کرنے والے یونٹ نے ان دعوؤں کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ جے شنکر کے الفاظ غلط نقل کیے گئے تھے۔

سروجنی نگر بازار میں آدھی رات کو این ڈی ایم سی کا بلڈوزر چلا گیا۔

این ڈی ایم سی نے ہفتہ-اتوار کی رات 12.30 بجے دہلی کے سب سے مشہور اور سستے بازاروں میں سے ایک سروجنی نگر مارکیٹ میں بلڈوزر چلا دیا۔ این ڈی ایم سی کی یہ کارروائی غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی دکانوں پر کی گئی ہے۔ ساتھ ہی این ڈی ایم سی کی اس کارروائی پر دکانداروں نے سوال اٹھائے ہیں۔ دکانداروں کا الزام ہے کہ بغیر کسی پیشگی اطلاع کے جائز دکانوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ سروجنی نگر منی مارکیٹ ایسوسی ایشن کے صدر اشوک رندھاوا نے بتایا کہ این ڈی ایم سی نے آدھی رات کو انہدام کی کارروائی کی تھی۔ اس کارروائی میں بڑی دکانوں اور منی مارکیٹوں کو نقصان پہنچایا گیا، یہاں تک کہ چھتیں بھی ٹوٹ گئیں۔ آدھی رات کو یہ کس قسم کی کارروائی ہو رہی ہے؟ اگر این ڈی ایم سی نے کوئی کارروائی کرنی تھی تو وہ نوٹس جاری کر سکتے تھے۔ لیکن، بغیر اطلاع کے یہ اقدام کس حد تک مناسب ہے؟ این ڈی ایم سی کی اس کارروائی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے۔ ہم اتوار کو بازار بند رکھیں گے۔ ساتھ ہی دیگر دکانداروں کا کہنا ہے کہ این ڈی ایم سی کی جانب سے کی گئی کارروائی سے ہماری دکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ دکانداروں کا کہنا ہے کہ این ڈی ایم سی کی اس کارروائی میں تقریباً 500 دکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ سروجنی نگر مارکیٹ دہلی کے قدیم ترین بازاروں میں سے ایک ہے۔ نہ صرف دہلی بلکہ باہر سے بھی لوگ یہاں کپڑے خریدنے آتے ہیں۔ ہفتہ اور اتوار کو یہاں لوگوں کی بڑی بھیڑ رہتی ہے۔ یہاں فٹ پاتھ پر باقاعدہ دکانوں کی آڑ میں بڑی تعداد میں دکانیں چل رہی ہیں جس کی وجہ سے یہاں کافی بھیڑ ہے۔ مارکیٹ ایسوسی ایشن نے پٹریوں پر قائم دکانوں کے خلاف متعدد شکایات بھی درج کرائیں۔ لیکن گلی بازاروں کی تعداد کم ہونے کے بجائے بڑھتی گئی۔ ساتھ ہی این ڈی ایم سی کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ غیر قانونی تجاوزات کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ این ڈی ایم سی کی کارروائی کے دوران بڑی تعداد میں پولیس فورس کو تعینات کیا گیا تھا۔

گریٹر نوئیڈا: ریسٹورنٹ میں لگی زبردست آگ، بڑا حادثہ ٹل گیا۔

گریٹر نوئیڈا۔ گریٹر نوئیڈا کے الفا-1 کمرشل بیلٹ میں واقع برگر سنگھ ریستوران میں ہفتہ کے روز اچانک زبردست آگ لگ گئی۔ آگ لگتے ہی علاقے میں افراتفری مچ گئی اور لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ واقعے کی اطلاع فوری طور پر مقامی انتظامیہ اور فائر ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی جس کے بعد پولیس فورس اور فائر بریگیڈ فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ اس علاقے میں، جو کہ پولیس اسٹیشن بیٹا-2 کے تحت آتا ہے، پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیموں نے بروقت مظاہرہ کرتے ہوئے جائے حادثہ کا چارج سنبھال لیا۔ فائر بریگیڈ کی کل چار گاڑیاں موقع پر پہنچی اور بی اے سیٹ (سانس لینے کا سامان) استعمال کرتے ہوئے فائر مین ریستوراں میں

Scanned with OKEN Scanner

ہفتہ روزہ فلکنما نیوز حیدرآباد

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly Hyderabad

کیا امریکی قانون صدر ٹرمپ کو قطر کی جانب سے 40 کروڑ ڈالر کے لگژری جہاز کا تحفہ قبول کرنے کی اجازت دیتا ہے؟

وائٹ ہاس اور قطر کے شاہی خاندان کے درمیان حالیہ بات چیت کا موضوع ایک لگژری جمبو جیٹ ہے۔ یہ پرتعیش طیارہ امریکی صدر کے استعمال کے لیے ایئر فورس ون کو مل سکتا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے وائٹ ہاس کے اس منصوبے کا دفاع کیا ہے جس کے تحت قطر سے ملنے والے طیارے کو صدارتی جہاز ایئر فورس ون کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ ٹرمپ نے وائٹ ہاس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ (قطر) ایک تحفہ دے رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر وہ اسے لینے سے انکار کریں تو یہ بیوقوفی ہوگی۔ تاہم ایک بیان میں قطر نے کہا کہ یہ طیارہ کوئی تحفہ نہیں مگر عارضی طور پر اس طیارے کی منتقلی دونوں ملکوں کے بیچ زیر بحث ضرور ہے۔ امریکہ میں بی بی سی کے شراکت دار سی بی ایس نیوز کے مطابق صدر ٹرمپ کی مدت کے خاتمے پر یہ طیارہ صدارتی لائبریری کو عطیہ کر دیا جائے گا۔ یہ خبر ایک ایسے وقت میں آئی ہے جب ٹرمپ قطر کا دورہ کرنے جا رہے ہیں۔ یہ ان کے دوسرے صدارتی دور کا پہلا بڑا غیر ملکی دورہ ہوگا۔ امریکہ کے لیے قطر کے میڈیا اتاشی علی الانصاری نے کہا ہے کہ یہ مذاکرات قطر کی وزارت دفاع اور امریکی محکم دفاع کے بیچ جاری ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس معاملے پر دونوں ملکوں میں قانون کے محکمے نظر ثانی کر رہے ہیں اور تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اطلاعات کے مطابق اس طیارے کی مالیت 40 کروڑ ڈالر ہے۔ ذرائع نے سی بی ایس نیوز کو بتایا کہ یہ فوری طور پر استعمال کے لیے دستیاب نہیں ہوگا کیونکہ اس میں کئی چیزوں کی رد و بدل کی جائے گی اور سکیورٹی حکام اس کی کلیئرنس دیں گے۔ خیال ہے کہ ناقدین اس طیارے کی ممکنہ مالیت اور استعمال پر قانونی اور اخلاقی سوالات اٹھائیں گے۔ ڈیموکریٹس نے ٹرمپ پر اخلاقی خلاف ورزیوں کا الزام لگایا ہے۔ کیلیفورنیا سے سینیٹر ایڈم شِف نے امریکی آئین کا حوالہ دیتے ہوئے سوشل میڈیا پر لکھا کہ کوئی بھی منتخب عہدیدار کانگریس کی منظوری کے بعد غیر ملکی سربراہ سے کسی بھی طرح کا تحفہ قبول نہیں کر سکتا۔ جبکہ ٹرمپ کی اتحادی لارا لومر نے بھی تنقید کی۔ انھوں نے لکھا کہ وہ ٹرمپ کے لیے گولی کھا سکتی ہے تاہم اگر یہ سچ ہے تو یہ اس حکومت کے لیے ایک بڑا داغ ثابت ہوگا۔ اتوار کو وائٹ ہاس کی پریس سیکریٹری کیرولین لیوٹ نے کہا کہ قانونی شرائط پوری کر کے کوئی بھی غیر ملکی حکومت کا تحفہ قبول کیا جا سکتا ہے۔ صدر ٹرمپ کی انتظامیہ مکمل شفافیت پر یقین رکھتی ہے۔ قطر کے ساتھ مذاکرات کا دفاع کرتے ہوئے ٹرمپ نے اس طیارے کو تحفہ قرار دیا اور کہا کہ انھیں اس کے بلا معاوضہ استعمال کی پیشکش کی گئی۔ ٹروتھ سوشل پر انھوں نے لکھا کہ محکم دفاع کو ایک تحفہ مل رہا ہے۔ مفت۔ 747 طیارہ جو ایئر فورس ون کے 40 سال پرانے (طیارے) کا عارضی متبادل ہوگا۔ یہ ایک عوامی اور شفاف منتقلی ہوگی مگر بد دیانت ڈیموکریٹس چاہتے ہیں کہ ہم اس طیارے کے لیے بڑی رقم ادا کریں۔ لندن میٹروپولیٹن یونیورسٹی کے آئینی ماہر پروفیسر اینڈریو مورن کا کہنا ہے کہ یہ تحفہ آئینی حدود سے بڑھ کر ہے اور ہم نے اس سے قبل اتنا قیمت تحفہ نہیں دیکھا۔ واضح رہے کہ کانگریس نے غیر ملکی تحائف قبول کرنے سے متعدد قوانین کی منظوری دے رکھی ہے۔ ان قوانین میں 1966 کا فارن گفٹس اینڈ ڈیکوریشنز ایکٹ بھی شامل ہے۔ اس قانون کے مطابق ایک خاص مالیت سے زائد تحفے کو وصول کرنے کے لیے کانگریس کی منظوری درکار ہوتی ہے۔ امریکی قانون کے تحت اس وقت امریکی حکام 48 کروڑ ڈالر سے کم مالیت کا تحفہ وصول کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ٹرمپ نے یہ واضح کر رکھا ہے کہ قطر سے ملنے والا یہ طیارہ بالآخر صدارتی لائبریری کا حصہ بن جائے گا جس سے ان کا مطلب ان کی میوزیم فانڈیشن ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ میں ایک روایت ہے کہ صدر ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی دستاویزات پر مبنی ایک لائبریری اور یادداشتوں سے بھرا ایک میوزیم قائم کرتے ہیں، جو نجی عطیات سے چلایا جاتا ہے اور یہ عوام کے لیے بھی کھلا ہوتا ہے۔ بی بی سی ویریفائی کو ماہرین نے بتایا ہے کہ یہ طیارہ براہ راست صدر کی بجائے امریکی انتظامیہ کو دیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے میوزیم کے لیے اسے عطیہ کر سکتے ہیں اور یوں وہ آئین کی ممکنہ خلاف ورزی سے بچ سکتے ہیں۔ واشنگٹن میں ذمہ دار شہریوں اور اخلاقیات سے متعلق ایک تنظیم کے سربراہ جورڈن لیبوٹز کا کہنا ہے

پاسداران انقلاب طالبان مخالف افغان شخصیات سے خفیہ ملاقاتیں کر رہی ہے: العربیہ ذرائع

حالیہ عرصے میں خطے میں ایران کو بھاری نقصانات اٹھانے پڑے ہیں۔ لبنان سے لے کر عراق اور یمن تک اس کی ملیشیا کے نفوذ میں کمی اور شامی حکومت کے خاتمے کے ساتھ اس کی طاقت میں کمی آئی ہے۔ اب "العربیہ " کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ایرانی پاسداران انقلاب نے افغانستان میں طالبان حکومت کے سیاسی اور مسلح مخالفین کے ساتھ اپنی ملاقاتیں تیز کر دی ہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ایرانی وزارت خارجہ نے افغان قومی مزاحمتی محاذ کے رہنما احمد مسعود، بلخ کے سابق گورنر عطا محمد نور، جو افغانستان کے جنگی سرداروں میں سے ایک ہیں، اور سابق وزیر خارجہ صلاح الدین ربانی کو ایران کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ ذرائع نے تصدیق کی کہ احمد مسعود تاجکستان سے ایرانی شہر مشہد روانہ ہوئے جہاں انہوں نے گزشتہ دو دنوں کے دوران پاسداران انقلاب کے اعلی کمانڈروں اور وزارت خارجہ کے حکام سے ملاقاتیں کی ہیں۔ عطا محمد نور نے مشہد میں انہی حکام کے ساتھ علیحدہ ملاقاتیں کی ہیں۔ تاہم ذرائع کے مطابق صلاح الدین ربانی نے ابھی تک ایرانی دعوت پر رضامندی ظاہر نہیں کی ہے۔ باخبر افغان ذرائع نے بتایا ہے کہ ایرانی حکومت نے احمد مسعود کو کئی سالوں میں پہلی بار ایران میں مقیم سابق افغان حکومت کے خصوصی دستوں " کمانڈوز" کے افسران سے ملاقات کی اجازت دی ہے۔ یہ ملاقات مشہد شہر میں ایرانی پاسداران انقلاب کے عناصر کی سخت نگرانی میں ہوئی۔ ایران میں ان کی ملاقاتیں جاری ہیں۔ یاد رہے ایرانی حکومت پہلے افغان سیاست دانوں کو ایران میں مقیم افراد سے ملاقات کی اجازت نہیں دیتی تھی، ایسا طالبان حکومت کے ساتھ ممکنہ شرمندگی سے بچنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ طالبان کے 2021 میں اقتدار میں واپسی کے بعد ان کے تہران کے ساتھ تعلقات میں نمایاں طور پر قربت آئی ہے۔ استنبول سے "العربیہ " کے ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ پاسداران انقلاب اور ایرانی وزارت خارجہ کے اعلی حکام نے دو ماہ قبل افغان سیاست دانوں اور پارٹی رہنماں کے ایک گروپ سے ملاقات کی تھی۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ استنبول اور انقرہ میں ہونے والی ملاقاتوں میں شرکت کرنے والے ایرانی حکام میں افغانستان کے امور میں قاسم سلیمانی کے سابق معاون سید حسین موسوی، مشہد میں انصار القائم اڈے کے کمانڈر ناصر غزالی پور اور وزارت خارجہ میں جنوبی ایشیا کے امور کے اسسٹنٹ وزیر اور ڈائریکٹر جنرل محمد رضا بہرامی اور کابل میں سابق سفیر ابراہیم طاہریان شامل تھے۔ ذرائع کے مطابق ایک ملاقات افغان سیاست دان خواجہ محبوب صدیقی کے گھر پر ہوئی۔ خواجہ محبوب بلخ کے سابق گورنر عطا محمد نور کے معاونین میں سے ایک ہیں۔ اس میں سابق افغان نائب صدر عبدالرشید دوستم، افغان نیشنل اسلامک موومنٹ پارٹی کے رہنما اور سابق چیف ایگزیکٹو کے نائب محمد محقق، حزب وحدت اسلامی عوام کے رہنما اور "فاطمیون "ملیشیا کی حمایت اور پاسداران انقلاب کے لیے تنازعات والے علاقوں میں افغانوں کی بھرتی کے ملزم کے علاوہ سابق وزیر داخلہ تاج محمد جاہد نے شرکت کی۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ ایرانی سپاہ پاسداران انقلاب کے وفد نے افغان نیشنل موومنٹ فار پیس اینڈ جسٹس کے ارکان سے بھی ملاقات کی ہے۔ اس وفد کی سربراہی سابق وزیر خارجہ محمد حنیف اتمار کر رہے ہیں۔ ذرائع نے اشارہ کیا ہے کہ ملاقات کا ایجنڈا خفیہ تھا تاہم توقعات بتاتی ہیں کہ ایرانی سپاہ پاسداران انقلاب خطے میں اپنی مسلسل شکستوں کے پیش نظر طالبان حکومت کے مخالفین کی حمایت کر کے افغانستان کے اندر اپنا قدم جمانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایک افغان سیاست دان نے "العربیہ " کو بتایا کہ ایرانی سپاہ پاسداران انقلاب ہمیشہ سے دارالحکومت کابل کے مغرب میں اپنا ایک خصوصی نفوذ کا علاقہ قائم کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ بیروت کا جنوبی علاقہ میں بھی پاسداران انقلاب نے اپنا رسوخ قائم کیا تھا۔ اس سیاست دان، جس نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کو ترجیح دی، نے مزید کہا کہ ایران کے علاقائی نقصانات نے اسے طالبان حکومت کے ساتھ قریبی تعلقات کے باوجود طالبان مخالفین کی حمایت کے ذریعے افغانستان کو دوبارہ پوزیشن لینے کے لیے سب سے مناسب مقام سمجھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یاد رہے افغانستان سے باہر مقیم افغان سیاست دانوں کے ایک وفد، جس کی سربراہی حزب وحدت اسلامی عوام کے رہنما محمد محقق کر رہے تھے، نے گزشتہ ماہ ایران کا دورہ کیا اور ایرانی حکام سے ملاقات کی تھی۔ یہ دورہ ایرانی حکام کی جانب سے سینکڑوں افغان مہاجرین کو بے دخل کرنے کے بعد کیا گیا تھا۔

قابض اسرائیل کو انٹیلی جنس ٹیکنالوجی خدمات فراہم کیں ہیں: مائیکروسافٹ کا اعتراف

دنیا کی بڑی ٹیکنالوجی کمپنی مائیکروسافٹ نے بالآخر اعتراف کر لیا ہے کہ اس نے 7 اکتوبر 2023 کے بعد قابض اسرائیلی حکومت کو "ایمرجنسی تکنیکی معاونت فراہم کی تھی اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اس کا مقصد مبینہ طور پر "یرغمالیوں کی بازیابی میں مدد کرنا تھا۔ یہ اعتراف ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مائیکروسافٹ کے اندر اور باہر، سابق و موجودہ ملازمین اور انسانی حقوق کے کارکنان کی جانب سے مسلسل احتجاج اور دباؤ جاری تھا۔ یہ تحریک "نہیں Azure برائے نسل پرستی کے عنوان سے چلائی گئی، جس میں کمپنی پر صہیونی ریاست کے ساتھ جنگی جرائم میں شراکت داری کا الزام عائد کیا گیا۔ مائیکروسافٹ نے تسلیم کیا ہے کہ اس کی اسرائیلی وزارت دفاع کے ساتھ طویل شراکت داری ہے، جس کے تحت کلاڈ کمپیوٹنگ، سافٹ ویئر اور مصنوعی ذہانت کے سسٹمز فراہم کیے جاتے ہیں۔ کمپنی نے اسے "معمول کی تجارتی شراکت داری قرار دیا، لیکن ساتھ ہی دعوی کیا کہ اس کی ٹیکنالوجی کا استعمال اخلاقی ضوابط کے تابع ہوتا ہے، اگرچہ اس نے یہ بھی مانا کہ وہ فروخت کے بعد ان ٹیکنالوجیز کے استعمال پر مکمل کنٹرول نہیں رکھتی، خاص طور پر جب یہ مقامی یا نجی سرورز پر استعمال ہو رہی ہوں۔ اپنے بیان میں مائیکروسافٹ کا کہنا تھا کہ "ہم اس بات کی تصدیق نہیں کر سکتے کہ ہماری ٹیکنالوجی ہمارے صارفین کے مخصوص مقامی ماحول میں کیسے استعمال ہو رہی ہے، جو در حقیقت اس امر کا اعتراف ہے کہ وہ قابض اسرائیل کی فوج کی جانب سے اپنی مصنوعات کے استعمال پر مکمل نظر نہیں رکھ سکتی۔ جمعہ کی شام جاری کردہ ایک سرکاری بیان میں کمپنی نے دعوی کیا کہ اسے "ایزور یا مصنوعی ذہانت کی خدمات کے ذریعے غزہ کے عام شہریوں کو نقصان پہنچانے کے شواہد نہیں ملے۔ کمپنی نے بتایا کہ اس حوالے سے درجنوں ملازمین سے انٹرویوز کیے گئے اور داخلی دستاویزات کا جائزہ لیا گیا، مگر اس تحقیق میں شامل کمپنی کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔ مائیکروسافٹ کے اس بیان پر مزاحمتی مہم چلانے والے کارکنوں اور ملازمین نے شدید تنقید کی ہے۔ مہم کے ترجمان حسام نصر نے کہا کہ کمپنی کے پورے بیان میں "فلسطینی کا لفظ ایک بار بھی استعمال نہیں کیا گیا جو اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ اصل مظلوم فریق یعنی فلسطینیوں کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ صورتحال اس وقت مزید سنگین ہوگئی جب مائیکروسافٹ کے دو سابق ملازمین نے کمپنی کی پچاسویں سالگرہ کی تقریب کے دوران اعلی عہدیداران کی تقاریر میں مداخلت کی، جس پر انہیں چند ہی دنوں میں برطرف کر دیا گیا۔ اگرچہ کمپنی نے ظاہری طور پر تحقیق کی بات کی ہے، لیکن اس نے اس رپورٹ کی تردید نہیں کی کہ مائیکروسافٹ نے قابض اسرائیلی فوج کو 19 ہزار گھنٹے کی انجینئرنگ اور مشاورتی خدمات فراہم کیں، جن کی مالیت ایک اندازے کے مطابق ایک کروڑ ڈالر ہے۔ اسی طرح کمپنی نے ان خبروں پر بھی خاموشی اختیار کی جن میں یہ الزام تھا کہ OpenAI کی ٹیکنالوجیز، جن میں مائیکروسافٹ کی بڑی سرمایہ کاری ہے اسرائیلی سکیورٹی ایجنسیوں کے لیے تحریری و صوتی مواد کے تجزیے میں استعمال ہو رہی ہیں۔ مائیکروسافٹ کی جانب سے اس معاملے پر اعتراف ایک غیر معمولی پیش رفت ہے، کیونکہ عام طور پر امریکی ٹیکنالوجی کمپنیاں سیاسی تنازعات پر خاموشی اختیار کرتی ہیں، تاکہ اپنے تجارتی مفادات اور عالمی ساکھ کو محفوظ رکھا جا سکے۔

Scanned with OKEN Scanner

بھارت کی مسلح افواج کی ہم آہنگی

نئی دہلی،18 مئی۔اس کثیر جہتی جنگ کے دور میں جہاں خطرات سرحدوں کے بدلنے سے کہیں زیادہ تیزی سے ابھرتے ہیں، بھارت کے قومی سلامتی کے ڈھانچے نے مشترکہ اور اسٹریٹجک دوراندیشی کی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے۔پہلگام دہشت گردانہ حملے جس میں 26 بے گناہ شہریوں کی جانیں گئیں، کے بعد 7 مئی 2025 کوشروع کیا گیا آپریشن سندور تینوں افواج کے ایک منظم جوابی کارروائی تھی جس میں درستگی، پیشہ ورانہ مہارت اور مقصد کا مظاہرہ کیا گیا۔آپریشن سندور کو لائن آف کنٹرول کے پار اور پاکستان کے اندر دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کوتباہ کرنے کے لیے ایک تادیبی اورنشانہ بندمہم کے طور پر تصور کیا گیا تھا۔ملٹی ایجنسی انٹیلی جنس نے ان نو بڑے کیمپوں کی تصدیق کی جنھیں آخر کار آپریشن میں نشانہ بنایا گیا۔ بھارت کی جوابی کارروائی محتاط منصوبہ بندی اور انٹیلی جنس پر مبنی اپروچ پر مبنی تھی، جس نے یہ یقینی بنایا کہ کارروائیاں کم سے کم نقصان کے ساتھ انجام دی جائیں۔آپریشنل اخلاقیات کی مشن میں مرکزی حیثیت تھی، اورشہری نقصان سے بچنے کے لیے تحمل کا مظاہرہ کیا گیا۔آپریشن سندور کے بعد پاکستان نے انتقامی ڈرون اور یو ی اے وی حملوں کا سلسلہ شروع کیا جس میں اہم بھارتی ایئر بیس اور لاجسٹک انفراسٹرکچر کونشانہ بنایا گیا۔تاہم،ان کوششوں کو بھارت کے جامع اور کثیر جہتی فضائی دفاعی ڈھانچے نے موثر طریقے سے ناکام بنادیا۔اس کامیابی کا مرکز انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کنٹرول اسٹریٹجی (آئی سی سی ایس) تھا،جس نے متعدد شعبوں میں حقیقی وقت میں خطرے کی شناخت، تشخیص اور انٹرسپشن کی سہولت فراہم کی۔آپریشن سندور کے ہر شعبے میں افواج کے درمیان آپریشنل ہم آہنگی تھی اور حکومت، ایجنسیوں اور محکموں کی مکمل حمایت حاصل تھی۔ یہ آپریشن زمینی، فضائی اور سمندری راستے سے ہوا جو بھارتی فوج، فضائیہ اور بحریہ کے درمیان ہم آہنگی کا ایک ہموار مظاہرہ تھا۔ بھارتی فضائیہ (آئی اے ایف) نے پاکستان بھر میں دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے پر درست حملے کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اس نے نور خان ایئر بیس اور رحیم یار خان ایئر بیس جیسے اہداف پر اعلی اثر والے فضائی آپریشن کیے، جس میں سرکاری بریفنگ کے دوران نقصان کے بصری ثبوت پیش کیے گئے۔سرحد پار سے جوابی ڈرون اور یو اے وی حملوں کے دوران بھارتی فضائی حدود کی حفاظت میں فضائیہ کا مضبوط فضائی دفاعی ماحول اہم ثابت ہوا۔اندرون ملک تیار کردہ آکاش میزائل سسٹم اور پیچورا اور ایس اے-اے کے جیسے لیگیسی پلیٹ فارم کوایک تہ دار دفاعی گرڈ میں موثر طریقے سے تعینات کیا گیا۔آئی اے ایف کے انٹیگریٹڈ ایئر کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم نے فضائی اثاثوں کی ریئل ٹائم کوآرڈینیشن کوممکن بنایا،جس سے بھارتی افواج کوفضائی خطرات کوموثر طریقے سے بے اثر کرنے اور پورے تنازعے کے دوران نیٹ سینٹرک آپریشنز کو برقرار رکھنے میں مدد ملی۔اس کے ساتھ ساتھ بھارتی فوج نے دفاعی اور ضربی دونوں کرداروں میں اپنی تیاری اور تاثیر کا مظاہرہ کیا۔فوج کے ایئر ڈیفنس یونٹوں نے فضائیہ کے ساتھ مل کر کام کیا، کندھے پر رکھ کر چلائے جانے والے مین پیڈس اور ایل ایل اے ڈی گنوں سے لے کر طویل فاصلے تک مار کرنے والی ایس اے ایم تک کے وسیع پیمانے پر نظام بروئے کار لائے گئے۔ان یونٹوں نے پاکستان کے ذریعے داغے جانے والے ڈرونز کی لہروں اور گولہ باری کا مقابلہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔نقصان پہنچانے کی پاکستان کی انتھک کوششوں کے باوجود بھارتی افواج فوجی اور شہری انفراسٹرکچر کی حفاظت کو یقینی بنانے میں کامیاب رہیں۔ بھارتی بحریہ نے آپریشن سندور کے دوران سمندری غلبہ حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ایک مشترکہ نیٹ ورک فورس کے طور پر کام کرتے ہوئے، بحریہ نے اپنے کیریئر بیٹل گروپ (سی بی جی) مگ-29 کے لڑاکا طیاروں اور ہوائی پیشگی وارننگ ہیلی کاپٹروں کوتعینات کیا۔اس سے سمندری علاقے میں خطرات کی مسلسل نگرانی اور حقیقی وقت کی شناخت کو یقینی بنایا گیا۔سی بی جی نے ایک طاقتور فضائی دفاعی ڈھال برقرار رکھی جس نے دشمن کی فضائی دراندازی کو روکا، خاص طور پر مکران کے ساحل سے۔بحریہ کی موجودگی نے ایک مضبوط رکاوٹ پیدا کی اور پاکستانی فضائی عناصر کوان کے مغربی ساحل کے ساتھ مؤثر طریقے سے مسدود کر دیا، جس سے انھیں کسی بھی آپریشنل مقام سے محروم کر دیا گیا۔ بحریہ کے پائلٹوں نے چوبیس گھنٹے پروازیں کیں، جس سے خطے میں بھارت کی تیاری اور اسٹریٹجک رسائی کا مزید مظاہرہ ہوا۔سمندروں پر بلا مقابلہ کنٹرول قائم کرنے کی بحریہ کی صلاحیت نے ایک پیچیدہ خطرے کے ماحول میں اس کی میزائل شکن اور ایئر کرافٹ شکن دفاعی صلاحیتوں کی توثیق بھی کی۔آپریشن سندور کے دوران بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) نے جموں وکشمیر کے سانبا ضلع میں بین الاقوامی سرحد پر دراندازی کی ایک بڑی کوشش کو ناکام بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔بی ایس ایف کے جوانوں نے صبح سویرے مشکوک نقل وحرکت دیکھی اور فوری طور پر جوابی کارروائی کی جس کے نتیجے میں بھاری فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔اس تصادم میں بی ایس ایف نے کم از کم دو دراندازوں کو کامیابی سے مار گرایا اور اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر جنگی ساز وسامان برآمد کیا۔اس آپریشن میں بی ایس ایف کی نگرانی، آپریشنل تیاریوں اور بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران سرحدی سلامتی کو برقرار رکھنے میں اس کے اہم کردار کواجاگر کرتی ہے۔[4]اس طرح آپریشن سندور نہ صرف ایک حکمت عملی کی کامیابی تھی بلکہ ایک اسٹریٹجک اسٹیٹمنٹ بھی تھا۔اس نے زمینی، فضائی اور سمندری راستوں پر انتہائی درست، مربوط فوجی کارروائی کے لیے بھارت کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ یہ آپریشن دفاعی تیاریوں میں برسوں کی سرمایہ کاری اور بھارت سرکار کی غیر متزلزل پالیسی اور بجٹ سپورٹ کی وجہ سے ممکن ہو سکا۔ پیغام واضح تھا: جب عقل اور سفارتکاری کی اپیلوں کو مسلسل جارحیت کا سامنا کرنا پڑے، تو فیصلہ کن جواب جائز اور ضروری ہوتا ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ آپریشن سندور کو بھارت کی دفاعی تاریخ میں ایک فیصلہ کن لمحے کے طور پر یاد کیا جائے گا— جوفوجی درستگی، انٹر سروس تعاون اور قومی عزم کی علامت ہے۔اس نے دہشت گردی کے خطرات کا کامیابی سے سدباب کیا، بھارت کے علاقائی غلبے کا اعادہ کیا، اور ایک مضبوط پیغام بھیجا کہ سرحد پار سے کی جانے والی دہشت گردی کا منظم لیکن ٹھوس جواب دیا جائے گا۔ مسلح افواج کے درمیان حکومت کی قیادت میں کوآرڈینیشن کی اہم کوششیں چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) کی تشکیل[5] 24 دسمبر 2019 کو، مرکزی کابینہ نے چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) کی تشکیل کومنظوری دی تھی، جوایک چار ستارہ جنرل اور فوجی امور کے محکمے (ڈی ایم اے) کے سربراہ نیز تینوں افواج کے امور پر وزیر دفاع کے پرنسپل ملٹری ایڈوائزر کے طور پر فرائض انجام دیتے ہیں۔سی ڈی ایس کے کلیدی کرداروں میں شامل ہیں:• آرمی، بحریہ، فضائیہ اور علاقائی فوج کی نگرانی کرنا۔• اسلحہ کا حصول، تربیت، عملے اور کمانڈ کی تنظیم نو میں مشترکہ عمل کوفروغ دینا۔• سائبر اور خلائی کمانڈز سمیت تینوں مسلح افواج کے معروف اداروں کی سربراہی کرنا۔• جوہری کمانڈ اتھارٹی کومشورہ دینا اور دفاعی منصوبہ بندی کے اداروں میں حصہ لینا۔• وسائل کو بہتر بنانے، جنگی صلاحیتوں کو بڑھانے اور فضلے کوکم کرنے کے لیے اصلاحات کو آگے بڑھانا۔• متعدد سالہ دفاعی حصول کے منصوبوں پر عمل درآمد اور انٹر سروسز کی ضروریات کوترجیح دینا۔سی ڈی ایس متحد قیادت کومضبوط کرتا ہے اور زیادہ مربوط اور جدید بھارتی فوج کے انضمام کوفروغ دیتا ہے۔ 2.انٹیگریٹڈ تھیٹر کمانڈز (آئی ٹی سیز)[6] مسلح افواج کو جدید بنانے کے لیے انٹیگریٹڈ تھیٹر کمانڈز (آئی ٹی سیز) اور انٹیگریٹڈ بیٹل گروپس (آئی بی جیز) کے قیام کے ذریعے افواج کی تنظیم نو کی کوششیں جاری ہیں۔ان اصلاحات کا مقصد جغرافیہ اور فعل کی بنیاد پر آرمی، بحریہ اور فضائیہ کی صلاحیتوں کو یکجا کر کے آپریشنل تیاریوں کو بہتر بنانا ہے۔سروس ہیڈ کوارٹرز کی سطح پر ہونے والے مطالعات زمینی سرحدوں، سمندری اور مشترکہ/مربوط فضائی دفاع کے لیے تھیٹر کمانڈز کی فعال طور پر جستجو کر رہے ہیں[7] تاکہ ہم آہنگی اور حربی اثراندازی کو بڑھایا جا سکے۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انل چوہان نے زور دیا ہے کہ آئی ٹی سیز کے لیے مشترکہ اور انضمام ضروری شرطیں ہیں، جو آپریشنل کرداروں کو انتظامی ریز-ٹرین-سسٹین (آر ٹی ایس) افعال سے واضح طور پر الگ کر دے گی، جس سے کمانڈروں کو سیکورٹی اور آپریشنز پر توجہ مرکوز کرنے کا موقع ملے گا۔آئی ٹی سیز ملٹی ڈومین آپریشنز کی جانب وسیع تر اصلاحات کے آغاز کی نمائندگی کرتے ہیں، روایتی ڈومینز کے ساتھ خلا اور سائبر اسپیس کو مربوط کرتے ہیں، اور ڈیجیٹلائزیشن اور ڈیٹا پر مبنی جنگ کو آگے بڑھاتے ہیں۔ 3.فوجی امور کے محکمہ (ڈی ایم اے) کی تشکیل[8] وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کوآسان بنانے اور تینوں افواج کے درمیان مشترکہ تعاون کوفروغ دینے کے لیے 2020 میں سی ڈی ایس کے ساتھ ملٹری افیئرز ڈپارٹمنٹ (ڈی ایم اے) قائم کیا گیا تھا۔ڈی ایم اے کے مختص کردہ کاموں میں شامل ہیں:• یونین کی مسلح افواج، یعنی، آرمی، بحریہ اور فضائیہ۔• وزارت دفاع کے مربوط ہیڈ کوارٹرز میں آرمی ہیڈ کوارٹرز، نیول ہیڈ کوارٹرز، ایئر ہیڈ کوارٹرز اور ڈیفنس اسٹاف ہیڈ کوارٹرز شامل ہیں۔• آرمی، بحریہ اور فضائیہ سے متعلق کام۔• مشترکہ منصوبہ بندی اوران کی ضروریات کے انضمام کے ذریعے خدمات کے لیے خریداری، تربیت اور عملے میں اشتراک کوفروغ دینا۔• مشترکہ/تھیٹر کمانڈز کے قیام سمیت آپریشنز میں اشتراک لاکر وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کے لیے ملٹری کمانڈز کی تنظیم نو کی سہولت فراہم کرنا۔انٹر سروسز آرگنائزیشنز (کمانڈ، کنٹرول اینڈ ڈسپلن) ایکٹ 2023[9]انٹر سروسز آرگنائزیشنز (کمانڈ، کنٹرول اینڈ ڈسپلن) ایکٹ،2023 تینوں مسلح افواج کے کمانڈروں کو تینوں افواج کے اہلکاروں پر اختیار دے کر بھارتی مسلح افواج میں اتحاد کوفروغ دیتا ہے۔ یہ انضباطی زنجیر کو متحد کرتا، فیصلہ سازی کو تیز کرتا، اور آپریشنل اور ثقافتی انضمام کو فروغ دیتا ہے۔انفرادی سروس شناختوں کو متاثر کیے بغیر کمانڈ کو ہموار کرکے، یہ ایکٹ مستقبل کے مربوط تھیٹر کمانڈز کے لیے قانونی بنیاد رکھتا ہے۔اس ایکٹ کے اہم مضمرات یہ ہیں:• متحدہ کمانڈ: آئی ایس او کمانڈر سبھی اہلکاروں کوایک اتھارٹی کے تحت نظم وضبط دے سکتے ہیں۔• تیز رفتار عمل: انٹر سروس کوآرڈینیشن سے تاخیر کوکم کرتا ہے۔• مشترکہ کلچر: بین سروس ہم آہنگی اور مشترکہ ذمہ داری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔• تھیٹر کمانڈز کے لیے قانونی بنیاد: مستقبل کے مربوط آپریشنز کی حمایت کرتا ہے۔• سروس کی شناخت برقرار رکھنا: ہر سروس کے منفرد اصول برقرار رہتے ہیں۔ 5.مشترکہ لاجسٹک نوڈ (جے ایل این)[10] تین مشترکہ لاجسٹک نوڈ (جے ایل این) قائم کیے گئے ہیں اور تینوں افواج کے درمیان لاجسٹک انضمام کے لیے ممبئی، گوہاٹی اور پورٹ بلیئر میں 2021 سے کام کر رہے ہیں۔[11] یہ جے ایل این مسلح افواج کو ان کے چھوٹے ہتھیاروں کے گولہ بارود، راشن، ایندھن، جنرل اسٹورز، سول کرایہ کی نقل و حمل، ایوی ایشن کپڑوں، اسپیئرز اور انجینئرنگ سپورٹ کے لیے مربوط لاجسٹک کور فراہم کریں گے تاکہ ان کی آپریشنل کوششوں کو ہم آہنگ کیا جا سکے۔اس اقدام سے مالی بچت کے علاوہ افرادی قوت کی بچت، وسائل کے کم استعمال کے لحاظ سے فوائد حاصل ہوں گے۔ 6.مشترکہ تربیتی کورسز، سیمینار اور مشقیں• [12] چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انل چوہان کے ذریعے شروع کیا گیا یہ کورس میجر جنرلوں سے میجروں اور دیگر سروسز کے ان کے مساوی سطح کے افسران کے لیے رینک اگنوسٹک کورس ہے۔اس کورس کا مقصد افسران کو جدید جنگ کے آپریشنل اور تکنیکی پہلوؤں سے واقف کرانا ہے۔تینوں افواج کے افسران کے لیے فیوچر وارفیئر کورس کی ضرورت جدید جنگ کی تیزی سے بدلتی ہوئی نوعیت سے پیدا ہوئی، جو تکنیکی ترقی، بدلتی ہوئی عالمی حرکیات اور ابھرتے ہوئے خطرات سے متاثر ہے۔اس کورس کو ہیڈ کوارٹرز انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف نے موضوع کے سینیئر اور موجودہ ماہرین کی مدد سے ترتیب دیا ہے۔ پہلا ایڈیشن نئی دہلی میں 23 سے 27 ستمبر 2024 تک منعقد ہوا تھا اور دوسرا ایڈیشن 21 اپریل سے 09 مئی 2025 تک نئی دہلی کے مانک شا سینٹر میں منعقد ہوا تھا۔دوسرے ایڈیشن میں خصوصی مضامین اور فوجی کارروائیوں میں ڈومین کے لحاظ سے مخصوص جنگی پیشرفتوں کا احاطہ کرتے ہوئے ایک بہتر نصاب پیش کیا گیا۔[13]• ڈیفنس سروسز ٹیکنیکل اسٹاف کورس:[14] ڈیفنس سروسز ٹیکنیکل اسٹاف کورس (ڈی ایس ٹی ایس سی) 10 جون 2024 کو ملٹ، پونے میں منعقد ہوا، جس میں آرمی، بحریہ، ایئر فورس، کوسٹ گارڈ اور دوست ممالک کے 166 افسران نے شرکت کی۔پہلی بار یہ کورس ٹرائی سروسز جوائنٹ ٹریننگ ٹیموں کے ذریعہ منعقد کیا گیا تھا، جو مشترکہ اور ملٹی ڈومین آپریشنل تیاری کی طرف ایک اہم قدم ہے۔افسران کو ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں، دفاعی حکمت عملی اور جغرافیائی سیاسی بیداری کے ساتھ ساتھ براہ راست مشقوں، دفاعی آر اینڈ ڈی اور صنعتی راہداریوں کے بارے میں تربیت دی گئی۔• پریورتن چنتن کانفرنس:[15] 08 اپریل 2024 کو نئی دہلی میں سہ فریقی کانفرنس، 'پریورتن چنتن' کا انعقاد کیا گیا۔'چنتن' کو مسلح افواج میں مشترکہ اور انضمام کو آگے بڑھانے کے لیے نئے اور جدید خیالات، اقدامات اور اصلاحات پیدا کرنے کے لیے ایک غور وفکر اور آئیڈیا انکیوبیشن بحث کے طور پر ترتیب دیا گیا۔مشترکہ اور انضمام مشترکہ ڈھانچے میں تبدیلی کے سنگ بنیاد ہیں جن کی طرف بھارتی مسلح افواج ''مستقبل کے لیے تیار'' ہونے کے ارادے سے آگے بڑھ رہی ہیں۔• 25 فروری 2025[16] کو ''فضائی اور بحری افواج میں ہم آہنگی: بحر ہند کے خطے میں حربی طاقت میں اضافہ'' کے موضوع پر سیمینار: ہیڈ کوارٹرز سدرن ایئر کمانڈ نے سینٹر فار ایئر پاور اسٹڈیز (سی اے پی ایس) کے تعاون سے ''فضائی اور بحری افواج میں ہم آہنگی: بحر ہند کے خطے میں حربی طاقت میں اضافہ'' کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا۔سیمینار میں دو سیشنز پیش کیے گئے جن میں ہیڈ کوارٹرز انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف، ہیڈ کوارٹرز سدرن ایئر کمانڈ، انڈین آرمی، انڈین بحریہ اور سی اے پی ایس کے سینئر افسران نے شرکت کی۔شرکا نے میری ٹائم ایئر آپریشنز میں ہم آہنگی اور جنگی طاقت میں اضافے پر تبادلہ خیال کیا، مشترکہ آپریشنل صلاحیتوں کومضبوط بنانے کے لیے قیمتی بصیرت اور تناظر پیش کیا۔• شترکہ مشقیں: نئی دہلی:[17] بھارتی مسلح افواج نے اروناچل پردیش کی شمالی سرحدوں کے ساتھ ہمالیہ کے اونچائی والے علاقے میں تینوں

Scanned with OKEN Scanner

مونجارو: بھوک اور وزن کم کرنے والا انجکشن لیکن کیا یہ ایک مستقل حل ہے؟

سیمون تقریباً ایک سال سے وزن کم کرنے کے انجکشنز کا استعمال کر رہی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ان انجکشنز نے وہ کر دکھایا جو ڈائٹ، یعنی خوراک میں کمی، ان کے لیے کبھی نہیں کرسکی۔ 34 سالہ سیمون کے ذہن میں ہر وقت یہی سوال ہوتا تھا کہ اگلا کھانا کب ہوگا؟ کیا کھانا ہوگا؟ کیا وہ ان کے لیے کافی ہوگا؟ وہ کہتی ہیں کہ اتنی شدید خواہش ہوتی تھی کہ ناقابل برداشت ہوجاتی تھی۔ میں نے ہر قسم کی ڈائٹ آزما کر دیکھی ہے۔ آپ ایٹکنز، کلین ایٹنگ، سلِم فاسٹ، سلمِنگ ورلڈ، میل ریپلیسمنٹ شیکس جیسی کسی بھی ڈائٹ کا نام لیں میں نے سب کچھ آزمایا لیکن کچھ بھی میرے لیے کارگر ثابت نہیں ہوا۔ کچھ سال قبل جب ان کا وزن 102 کلوگرام ہوگیا تو وہ لاکھوں لوگوں کی طرح ویٹ واچرز کی جانب رجوع ہوئیں۔ انھوں نے ایپ ڈاؤن لوڈ کی اور اس کے پوائنٹس سسٹم پر سختی سے عمل پیرا رہیں، وہ جو کچھ کھاتیں، وہ سکین کرتیں اور روزانہ کے پوائنٹس کے اندر رہتیں۔ ویٹ واچرز کھانے پینے کی اشیا کو پوائنٹس دیتے ہیں۔ اور اس ضمن میں ان کا کہنا ہے کہ یہ ایک انقلابی الگورِدم ہے جس کے ذریعے صارفین کو بہتر غذاں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے۔ لیکن سیمون کہتی ہیں کہ چند ہفتوں بعد انھیں ایسا لگنے لگا جیسے انھیں ناکام ہونے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ انھوں نے کہا: میں طویل عرصے تک وزن کیسے کم رکھ سکتی تھی اگر مجھے اس عجیب پوائنٹس سسٹم کو فالو کرنا پڑتا؟ کھانے کو پوائنٹس میں نہیں بلکہ کیلوریز، فیٹ اور مائکرو نیوٹرئینٹس میں ناپا جاتا ہے۔ مجھے محسوس ہوا جیسے میں قید ہوگئی ہوں، اور جتنا زیادہ میں نے تحقیق کی اور سمجھا اتنا ہی مجھے یقین ہوتا گیا کہ یہ سب میرے لیے نہیں۔ ان کے مطابق، وزن کم کرنے کی جدوجہد میں جو چیز ان کے لیے واقعی مؤثر ثابت ہوئی وہ وزن کم کرنے کا انجکشن مونجارو تھا۔ اس انجکشن کو انھوں نے تقریباً ایک سال قبل لینا شروع کیا تھا۔ وہ بتاتی ہیں کہ اس وقت میں اپنی زندگی کے سب سے زیادہ وزن 21 اسٹون (یعنی 133 کلوگرام) سے کچھ اوپر تھی۔ اور ڈاکٹر نے بتایا کہ میں پری-ڈائبیٹک (ذیابیطس کے دہانے پر) ہوں۔ مجھے معلوم تھا کہ کچھ بدلنا ہوگا، میرے دو بچے ہیں جو مجھ پر منحصر ہیں۔ انھیں دوا شروع کرنے کا مشورہ دیا گیا، لیکن اس کے لیے انھیں دو سال کے انتظار کا کہا گیا تو انھوں نے نجی طور پر اسے آن لائن خریدنے کا فیصلہ کیا۔ صرف چند دنوں میں، وہ خوشی کے آنسو بہا رہی تھیں۔ انھوں نے کہا: مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ مجھے کھانے پر کنٹرول حاصل ہو گیا ہے۔ پہلی بار میں پریشان نہیں تھی کہ اگلی بار کب کھاں گی۔ وزن کم کرنے کا یہ انجکشن جی ایل پی 1-نامی ہارمون کی نقل کرتے ہیں، جو بھوک کم کرتا ہے اور انسان کو زیادہ دیر تک شکم سیر ہونے کا احساس دلاتا ہے۔ اب تک، سیمون اپنا وزن 26 کلوگرام کم کر چکی اور آہستہ آہستہ ان کا وزن مزید کم ہو رہا ہے۔ وہ اپنی کہانی سوشل میڈیا پر شیئر کر رہی ہیں۔ انھوں نے کہا: مجھے فوری حل نہیں چاہیے۔ میں وزن کم کرنے کے انجکشنز کو استعمال کر رہی ہوں تاکہ مجھے وہ کنٹرول مل سکے جو کبھی میرے پاس نہیں تھا۔ بہت سے لوگوں کے لیے وزن کم کرنے کے یہ انجکشن تیز نتائج فراہم کرتے ہیں، لیکن کچھ ماہرین کو اس کے بڑھتے ہوئے رجحان اور طویل المدتی جسمانی و ذہنی اثرات کے متعلق تشویش ہے۔ ایک وقت تھا جب ویٹ واچرز کو محفوظ اور متوازن وزن کم کرنے کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ دنیا بھر میں اس کے تقریباً 45 لاکھ صارفین تھے اور تقریباً ہر شہر میں اس کے ورکشاپس موجود تھے۔ لیکن 50 سال سے زائد عرصے تک ڈائٹ انڈسٹری پر راج کرنے کے بعد ویٹ واچرز نے دس لاکھ سے زائد ممبرز کھو دیے ہیں اور اس نے دیوالیہ ہونے کی درخواست دائر کر رکھی ہے کیونکہ وہ سوشل میڈیا اور وزن کم کرنے والے انجکشنز کے بدلتے ہوئے منظر نامے کا مقابلہ نہیں کرسکا۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ وہ بند نہیں ہو رہی بلکہ دیوالیہ پن کی درخواست اس کے 1.25 ارب امریکی ڈالر کے قرض کو حل کرنے میں مدد دے گی۔ اپنے بیان میں ویٹ واچرز نے کہا ہے کہ اس کا وزن کم کرنے کا پروگرام (جس میں اب اس کے اپنے برانڈ کے انجکشنز بھی شامل ہیں) اور ورکشاپس جاری رہیں گی۔ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ وہ پچھلے 60 سالوں سے سائنسی طور پر سب سے زیادہ معاون برانڈ رہا ہے اور اس کی افادیت پر 180 سے زائد تحقیقی مطالعے شائع ہو چکے ہیں۔ ویٹ واچرز کا کہنا ہے کہ اس نے مکمل دیکھ بھال کا ماڈل اپنا رکھا ہے تاکہ ہر فرد کی مجموعی صحت کا خیال رکھا جا سکے، جس میں موٹاپے کے ماہر کلینکس اور رجسٹرڈ ڈائٹ شیئنز تک رسائی شامل ہے۔ یہ ان چند کمپنیوں میں سے ایک ہے جہاں ڈاکٹر وزن کم کرنے کے لیے مریضوں کو ریفر کرسکتے ہیں اور برطانوی نیشنل ہیلتھ سروس (این ایچ ایس) مریضوں کی ہفتہ وار ملاقات میں شرکت کے لیے ادائیگی کرتا ہے۔ نیشنل سینٹر فار ایٹنگ ڈس آرڈرز کی ڈائریکٹر ڈین جیڈ نے بی بی سی کو بتایا کہ اب بات صرف کیلوریز کنٹرول کی نہیں رہی بلکہ ایک نیا رجحان ابھر چکا ہے، اور وہ فرد کی مکمل فلاح و بہبود ہے۔ لوگ قبیلوں کی صورت میں چلنا پسند کرتے ہیں، پہلے یہ ویٹ واچرز قبیلے کا قافلہ تھا جو پوائنٹس اور کیلوریز کا حساب رکھتا تھا اب لاکھوں لوگ مختلف طریقوں سے وزن کم کرنے یا صحت مند بننے کے طریقے اپناتے ہیں۔ یہ سوشل میڈیا، انجکشنز کے ذریعے نئے نئے قبیلے بنا رہے ہیں۔ وہ اس بات سے متفق نہیں ہیں کہ دوا اس کا حل ہے جس کی لوگوں کو تلاش ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ کوئی بھی دوا انسان کو یہ سہولت فراہم نہیں کرتی کہ انجکشنز بند کرنے کے بعد دوبارہ ان کے وزن نہ بڑھیں۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ ایک عارضی حل ہے، اور وزن کم کرنے اور اسے برقرار رکھنے کا سب سے مؤثر طریقہ یہ ہے کہ انسان زیادہ کھانے کے پیچھے کی نفسیاتی وجوہات کو سمجھے۔ ڈاکٹر جوان سلور لندن کے ایٹنگ ڈس آرڈرز کلینک اوری کی چیف ماہرِ نفسیات ہیں اور وہ اس بات سے اتفاق کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ وزن کم کرنے والے انجکشنز جسم کی فطری ضروریات کو بالکل خاموش کر دیتے ہیں جو کہ جسم کو سمجھنے کے عمل کے خلاف ہے۔ لوگ نفسیاتی وجوہات کی بنا پر بے تحاشا کھا سکتے ہیں، وہ جذبات کو سنبھالنے یا خود کو تسلی دینے کے لیے کھاتے ہیں۔ ایٹنگ ڈس آرڈرز صرف کھانے کے بارے میں نہیں ہوتے۔ خوراک اور غذائیت اب ایک بڑی، جامع حکمت عملی کا حصہ بن چکی ہیں جسے لوگ اپنی ویل بیئنگ یا فلاح و بہبود کے لیے اپنا رہے ہیں۔ جینیفر پائبس لیورپول کی ایک فٹنس کوچ ہیں۔ وہ آن لائن اور ذاتی طور پر کلائنٹس کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صحت مند زندگی صرف وزن کم کرنے کا نام نہیں۔ میں جن خواتین کے ساتھ کام کرتی ہوں، ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہوں کہ وہ اپنی بہتری کو صرف وزن کے ترازو پر نہ تولیں۔ اس بات پر توجہ دیں کہ وہ کیسا محسوس کر رہی ہیں، پرانی اور نئی تصویریں دیکھ کر جسم کی تبدیلی کو دیکھیں، نیند کیسی آتی ہے، دل کی رفتار، جم میں کارکردگی جیسی تمام چیزیں بہت اہم ہیں۔ اگرچہ ڈائٹ انڈسٹری تبدیل ہوتی نظر آ رہی ہے لیکن اب بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اکٹھے بیٹھ کر اپنے تجربات بانٹنے، اور اپنے کمیونٹی کے دوسرے لوگوں کی وزن کم کرنے میں مدد کرنے کے روایتی انداز کو ترجیح دیتے ہیں۔ چیشائر کے وِنزفرڈ شہر کے ایک چھوٹے سے چرچ ہال میں خواتین کا ایک گروپ نظر آ رہا ہے جو یکے بعد دیگرے صبر کے ساتھ ترازو پر چڑھنے کا انتظار کر رہا ہے۔ وہ دھیمی آواز میں باتیں کر رہی ہیں اور اس وقت ان کے خوشگوار قہقہے سنائی دیتے ہیں جب وہ ایک دوسرے سے اپنا تازہ وزن شیئر کرتی ہیں۔ کوئی کہتی ہے کہ میرا ایک پاؤنڈ بڑھ گیا ہے! میں نے ویک اینڈ پر تھوڑی سی، بلکہ شاید کافی، وائن پی لی تھی۔ ایک دوسری پوچھتی ہے کہ تم نے جِن کیوں نہیں پی؟ وہ تو صرف 55 کیلوریز کا ایک شاٹ ہوتا ہے! وہ سب بی ویڈ نامی سلمنگ گروپ میں اپنی ہفتہ وار جانچ کے لیے آئی ہیں۔ کچھ خواتین نے کئی پاؤنڈز کم کر لیے ہیں، کچھ کا تھوڑا سا وزن بڑھا ہے، لیکن مجموعی طور پر، اس کلاس میں شامل ہونے کے بعد سب کا وزن کم ہوا ہے۔ وہ یہ سیکھ رہی ہیں کہ اعتدال میں کھانا کیسے کھایا جائے، محفوظ طریقے سے ورزش کیسے کی جائے، اور خود سے اچھا محسوس کیسے کیا جائے۔ بادی النظر میں یہ کسی ویٹ واچرز کی کلاس لگ سکتی ہے جہاں خواتین اکٹھی ہو رہی ہیں تاکہ اپنے وزن کم کرنے کی کہانیاں سنائیں اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں۔ لیکن بی ویڈ کی مالک اور بانی، لنڈا لیڈبیٹر کہتی ہیں بی ویڈ اور ویٹ واچرز میں کچھ اہم فرق ہیں۔ وہ 18 سال تک ویٹ واچرز کی گروپ لیڈر رہیں، لیکن سنہ 2018 میں انھوں نے اپنا الگ گروپ قائم کرنے کے لیے وہاں سے استعفیٰ دے دیا۔ وہ کہتی ہیں: میرا خیال ہے کہ ویٹ واچرز نے واقعی بہت سی خواتین کے لیے کچھ مختلف اور امید افزا فراہم کیا، لیکن اب وہ اپنا راستہ کھو چکے ہیں۔ میں غذائیت کے بارے میں سکھاتی ہوں، میں انھیں اس کے بارے میں تعلیم دیتی ہوں، میں کوئی اضافی چیز فروخت نہیں کرتی۔ مجھے لگتا ہے کہ ویٹ واچرز اب صرف مصنوعات بیچنے تک محدود ہوگیا ہے، اس کا ہمیشہ اضافی فروخت پر زور تھا، اصل میں لوگوں کو درست طریقے سے وزن کم کرنے میں مدد دینا مقصد نہیں رہا۔ وہ وزن کم کرنے والی ادویات کی تاثیر پر شک کرتی ہیں، اور ان کے کچھ ممبرز جنھوں نے اوزیمپک اور ویگوی جیسی ادویات کا سہارا لیا وہ گروپ چھوڑ چکے ہیں۔ لیکن بہت سے لوگ اب بھی ان کے ساتھ ہیں اور وہ ان انجکشنز کے ساتھ ساتھ بی ویڈ کی میٹنگز میں شرکت کرتی ہیں تاکہ جذباتی حمایت حاصل کرسکیں۔ 38 سالہ کیتھرین بریڈی سنہ 2023 سے بیئنگ ویڈ کی رکن ہیں، اور اس دوران وہ تین سٹون (تقریباً 19 کلوگرام) وزن کم کر چکی ہیں۔ لیکن ان کی شادی چونکہ اب صرف چند ہفتے دور ہے اس لیے وہ مونجارو انجکشن کا استعمال کر رہی ہیں تاکہ تیزی سے وزن کم کیا جا سکے۔ لیکن معاملات ویسے نہیں چلے جیسے انھوں نے امید کی تھی۔ انھوں نے کہا: میں ایک ماہ سے زیادہ عرصے سے مونجارو پر ہوں، اور اگرچہ میں نے پہلے ہفتے میں تقریباً 6 پاؤنڈ کم کیا، لیکن پھر میں نے اس میں سے آدھا واپس بڑھا لیا۔ دو ہفتے تک بالکل بھوک نہ لگنا بہت عجیب سا تجربہ تھا، اور میں اتنے پیسے خرچ کر رہی ہوں لیکن اس حساب سے وزن کم نہیں ہو رہا۔ وہ اسے جاری رکھنا چاہتی ہیں، لیکن ابھی مکمل طور پر اس کے لیے قائل نہیں ہوئیں۔ وہ کہتی ہیں: چاہے میں پتلے ہونے کا انجکشن استعمال کرتی رہوں لیکن میں بیئنگ ویڈ میں جانا جاری رکھوں گی، وہاں دوسرے لوگوں کی موجودگی اور حمایت مجھے ہمت دیتی ہے۔

نیویارک کے بروکلین پل سے بحری جہاز ٹکرا گیا، دو افراد ہلاک، 34 زخمی

میکسیکو کی بحریہ کا ایک تاریخی جنگی جہاز ہفتے کی شام کو نیویارک شہر کے بروکلین پل سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں اس کے بادبان کشتی میں موجود عملے پر گر گئے۔ امدادی عملے کے مطابق واقعہ میں کئی افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ریسکیو آپریشن اس وقت شروع ہوا جب 277 افراد کے عملے پر مشتمل اس 147 فٹ اونچے بادبان والے جہاز کواوتیموک [Cuauhtemoc] کے تمام تینوں بادبان پل سے ٹکرا گئے۔ اس جہاز کے عملے میں اکثر تعداد فوجی اداروں کے طلبا کی ہے۔ دریں اثنا، باخبر ذرائع نے اتوار کو نیویارک پوسٹ کے مطابق، 34 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع دی۔ نیویارک کے میئر ایرک ایڈمز نے بعد بتایا کہ دو افراد ہلاک ہوئے۔ اس موقع پر میکسیکن نیوی نے ایکس پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں اعلان کیا کہ تربیتی جہاز کواوتیموک کو تصادم میں نقصان پہنچا ہے، جس سے اسے اپنا سفر جاری رکھنے سے روک دیا گیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ میری ٹائم اور مقامی حکام کی جانب سے اہلکاروں اور جہاز کی حالت کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ "عجیب منظر" عینی شاہد ایلیا ویسٹ، جو ٹیکساس کے ایک سیاح ہیں، نے تصدیق کی: "جہاز کے بادبان پل سے ٹکرا گئے، اور جہاز میں ملاح سوار تھے ... یہ عجیب منظر تھا۔ "اس نے مزید کہا: "ہم پل کے قریب کھڑے تھے .. اور ہم سب بھاگنے لگے۔ پھر میں نے لوگوں کو جہاز کے بادبان سے لٹکتے دیکھا۔" حادثے کی جگہ کی فوٹیج گزشتہ چند گھنٹوں کے دوران سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر وائرل ہوگئی ہے، جس میں پل سے ٹکرانے اور جہاز پر گرنے کے بعد دیگر بادبان گرنے کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں۔ میکسیکو کی نیول اکیڈمی کا جہاز کواوتیموک، اکثر سمسٹر کے اختتام پر افسر کیڈٹس کی تربیت مکمل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے، 6 اپریل کو بحرالکاہل کے ساحل پر واقع میکسیکو کی بندرگاہ اکاپلکو سے روانہ ہوا تھا۔ یہ جہاز کنگسٹن، جمیکا؛ ہوانا، کیوبا؛ کوزومیل، میکسیکو؛ اور نیویارک، امریکہ سمیت 15 ممالک کی 22 بندرگاہوں کا دورہ کرنے والا تھا۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS #22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in

Scanned with OKEN Scanner